عتاب بر سیاہ خضاب : ص : ۳" میں لکھتے ہیں کہ : "اس میں حکمت یہ ہے کہ تخلیق الٰہی قرآن میں مذکور ہے ﴿ثم جعل من بعد قوة ضعفاً وشيبةً﴾ (الروم : ۵۴) یعنی اللہ تعالیٰ جوانی کے بعد کمزوری اور بڑھاپے کا دور لاتا ہے اور کالے خضاب سے قدرت کی یہ نشانی گم کر دی جاتی ہے، دوم یہ کہ اس میں غش (دھوکا) اور فریب ہے، اس طرح یہ شخص کئی کاموں میں مثلاً لین دین، نکاح، گواہی وغیرہ میں دھوکا دے سکتا ہے، اس لیے حسماً للمادہ اس کو حرام قرار دے دیا گیا ہے"۔ الحاصل : بالوں کو کالا رنگ کرنا مرد اور عورت دونوں کے لیے حرام ہے۔

سوال : مذبوح جانور میں کون کون سی چیزیں حرام ہیں؟ محمد انور جہلم

جواب : جانور میں سوائے دمِ مسفوح (بہنے والا خون) کے کوئی چیز حرام نہیں ہے۔ جبکہ حنفیوں، دیوبندیوں اور بریلویوں کے نزدیک سات چیزیں حرام ہیں۔

۱۔ علامہ ابن عابدین حنفی لکھتے ہیں : "المكروة تحريما من الشاة سبع الفرج، والخصية، والغدة، والدم المسفوح، والمرارة، والمثانة، والذكر" بکری میں سات چیزیں یعنی مادہ کی فرج، خصیہ، غدود، دم مسفوح، پتہ، مثانہ اور نر کا آلہ تناسل مکروہ تحریمی ہیں" (العقود الدریہ : ۱ / ۵)

۲۔ علامہ رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں : "سات چیزیں حلال جانور کی کھانی منع ہیں "ذکر، فرج مادہ، مثانہ، غدود حرام مغز جو پشت کے مہرہ میں ہوتا ہے، خصیہ، پتہ یعنی مرارہ جو کلیجہ میں تلخ پانی کا ظرف ہے"
(تذکرۃ الرشید : ۱ / ۱۷۴)

۳۔ امام بریلویت احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں کہ "حلال جانور کے بعض اعضاء حرام ہیں جیسے خون، پتہ، فرج، خصیہ وغیرہ" (تفسیر نور العرفان : ۷ ۵۴)

لطیفہ : یہی بریلوی امام لکھتے ہیں کہ : "خدا نہ کرے اگر زمین میں وہابیوں کی سلطنت قائم ہو گئی، تو یہ لوگوں کو "خصیے" کھانے کا حکم دیں گے" (جاء الحق از بریلوی : ۲ / ۱۵۸)

دم مسفوح کے سوا باقی اعضاء کو حرام کہنا قطعی صحیح نہیں ہے کیونکہ ان کی حرمت پر کوئی نص وارد نہیں ہوتی ہے۔

جہاں تک اوجھڑی کا تعلق ہے اس کا کھانا بھی جائز ہے لیکن حنفیوں اور بریلویوں کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے جیسا کہ

۱۔ علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی کہتے ہیں کہ : "اوجھڑی کا کھانا مکروہ ہے" (مجموعۃ الفتاویٰ : ۲ / ۲۹۷، ۲۹۸)

۲۔ امام بریلویت احمد رضا خان بریلوی کہتے ہیں کہ : "اوجھڑی کا کھانا مکروہ ہے" (ملفوظات : ۴ / ۳۵۸)